فون نمبر ۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم الجمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۰ ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ – ۲۷ تبلیغ ۱۳۴۹ہش – ۲۷ فروری ۱۹۷۰ء | نمبر ۴۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص دُعا اور کوشش سے مانگتا ہے وہ متّقی ہے

کوشش اور دُعا سے کام لینے والے کو خدا لغزش سے بچاتا ہے

"تقویٰ اس بات کا نام ہے کہ جب وہ دیکھے کہ مَیں گناہ میں پڑتا ہوں تو دعا اور تدبیر سے کام لیوے ورنہ نادان ہوگا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے من یتق اللّٰہ یجعل لہٗ مخرجًا و یرزقہ من حیث لا یحتسب کہ جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے وہ ہر ایک مشکل اور تنگی سے نجات کی راہ اس کے لئے پیدا کر دیتا ہے۔ متقی درحقیقت وہ ہے کہ جہاں تک اس کی قدرت اور طاقت ہے وہ تدبیر اور تجویز سے کام لیتا ہے جیسا کہ قرآن شریف کے شروع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الٓمّٓ۔ ذٰلک الکتاب لاریب فیہ ھدًی للمتّقین الّذین یؤمنون بالغیب و یقیمون الصّلوٰۃ و ممّا رزقنٰھم ینفقون۔

ایمان بالغیب کے یہ معنے ہیں کہ وہ خدا سے آڑ نہیں باندھتے بلکہ جو بات پردۂ غیب میں ہو اس کو قرائنِ مرجّحہ کے لحاظ سے قبول کرتے ہیں اور دیکھ لیتے ہیں کہ صدق کے وجوہ کذب کے وجوہ پر غالب ہیں۔ یہ بڑی غلطی ہے کہ انسان یہ خیال رکھے کہ آفتاب کی طرح ہر ایک امر اس پر منکشف ہو جاوے۔ اگر ایسا ہو تو پھر بتلاؤ کہ اس کے ثواب حاصل کرنے کا کونسا موقع ملا؟ کیا اگر ہم آفتاب کو دیکھ کر کہیں کہ ہم اُس پر ایمان لائے تو ہم کو ثواب ملتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیوں؟ صرف اِس لئے کہ اس میں غیب کا پہلو کوئی بھی نہیں۔ لیکن جب ملائکہ، خدا اور قیامت وغیرہ پر ایمان لاتے ہیں تو ثواب ملتا ہے۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ ان پر ایمان لانے میں ایک پہلو غیب کا پڑا ہوُا ہے۔ ایمان لانے کے لئے ضروری ہے کہ کچھ اخفا بھی ہو اور طالبِ حق چند قرائنِ صدق کے لحاظ سے ان باتوں کو مان لے۔

اور ممّا رزقنٰھم ینفقون کے یہ معنے ہیں کہ جو کچھ ہم نے ان کو عقل، فکر، فہم، فراست اور رزق اور مال وغیرہ عطا کیا ہے اس میں سے خدا تعالیٰ کی راہ میں اس کے لئے صرف کرتے ہیں یعنی فعل کے ساتھ بھی کوشش کرتے ہیں پس جو شخص دعا اور کوشش سے مانگتا ہے وہ متقی ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ یاد رکھو کہ جو شخص پُورے فہم اور عقل اور زور سے تلاش نہیں کرتا وہ خدا کے نزدیک ڈھونڈنے والا نہیں قرار پاتا اور اس طرح سے امتحان کرنیوالا ہمیشہ محروم رہتا ہے لیکن اگر وہ کوششوں کے ساتھ دعا بھی کرتا ہے اور پھر اُسے کوئی لغزش ہوتی ہے تو خدا اُسے بچاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صـ۲۱۸، ۲۱۹)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے سے اچھی ہے لیکن ضعف کی شکایت رہتی ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترمہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ احباب آپ کی صحت و سلامتی کے لئے بھی التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۶ تبلیغ۔ کل اوّل شب یہاں خاصی دیر تک ہلکی ہلکی بارش ہوتی رہی۔ آج صبح بھی مطلع جزوی طور پر ابر آلود ہے اس کی وجہ سے فضا میں پھر کسی قدر خنکی بڑھ گئی ہے۔

میرے والد مکرم ملک غلام حیدر صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں کی بائیں آنکھ کے پردہ کا اپریشن ۲/۱۲ کو میو ہسپتال میں ہوُا تھا۔ اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہے تاہم ہسپتال میں کچھ عرصہ کے لئے سیدھے لیٹے رہنے کی ہدایت ہے۔ دوستوں اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالےٰ محض اپنے فضل سے محترم والد صاحب کی آنکھ کا نُور بحال کرے اور دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

غلام مصطفٰے ملک
254/F ۔ رحمان پورہ ۔ لاہور

کراچی ۲۵ تبلیغ (بذریعہ ڈاک) مکرم مسعود احمد صاحب خورشید کی ٹانگ میں درد کی تکلیف بدستور چل رہی ہے۔ زخم تاحال اندر سے مندمل نہیں ہوُا۔ بے چینی اور بے خوابی کی تکلیف ابھی اسی طرح قائم ہے۔ احبابِ جماعت آپکی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کریں۔

درخواستِ دعا

(محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر)

مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب ہمارے سابق مبلغ جرمنی کا بچہ کبیر احمد ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہے اطلاع ملی ہے کہ بچے کے دونوں گردے نکال دیئے گئے ہیں۔ اُن کی والدہ کا ایک گردہ اِس بچے کے لگایا جاتا ہے اور اس کا اپریشن ۲۶ فروری بروز جمعرات ہو رہا ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اس بچے کو صحت عطا فرمائے اور اسکی عمر میں اپنے فضل سے برکت دے اور بچے کی والدہ بھی اس اپریشن کے نتیجہ میں محفوظ رہے نیز مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب کو بھی پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۷؍تبلیغ ۱۳۴۹ہش

اللہ تعالیٰ جہاں رحمٰن و رحیم ہے وہاں جبار و قہار بھی ہے

انسان چونکہ محدود حواس رکھتا ہے اور محدود ادراک اور عقل رکھتا ہے اس لئے وہ زندگی کے اصولوں میں بھی اکثر مبالغہ کر جاتا ہے۔ حالانکہ نگاہ محدود ہونے کی وجہ سے وہ صرف زندگی کے ایک پہلو ہی کو دیکھ سکتا ہے دوسرے پہلو یا پہلوؤں پر اس کی نظر نہیں جاتی۔

اللہ تعالیٰ کے فرستادے ہمیشہ اپنے زمانے اور مقام کے حالات کے متعلق تعلیم لاتے رہے ہیں لیکن بعد میں ان کے ماننے والے اپنی محدود نگاہی کی وجہ سے اس میں ایک یا دوسرے پہلو میں غلو کر جاتے رہے ہیں اس لئے ان میں بعض وقت باہم سخت تضاد پیدا ہو جاتا ہے اور الٰہی تعلیم میں گڑبڑ ہو جاتی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض بندگانِ حق اپنے زمانے کی ایک بُرائی کو مٹانے کے لئے اس کے مقابلہ میں بالکل ہی متضاد علاج بتاتے ہیں مگر یہ باتیں عارضی اور محدود الاثر ہوتی ہیں اور اس واقعہ کے ساتھ ہی موزوں ہوتی ہیں جس کے متعلق ایسی متضاد تعلیم دی جاتی ہے۔ مثلاً جہاد بالسیف ہے اگرچہ شروع ہی میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات ربّ العالمین۔ رحمٰن و رحیم بتائی ہیں لیکن ساتھ ہی اس نے اپنی صفت مالک یوم الدین بھی بتائی ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ انسانوں میں معاشرہ کا توازن رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ ربوبیت کا اظہار کرتا ہے اور رحمانیت اور رحیمیت کا اعلان کرتا ہے وہاں ضروری ہے کہ انسان کی پیدا کردہ ناہمواریوں کے درست رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ جبر اور قہر کا بھی اظہار کرے۔ اسی لئے قرآن کریم نے اللہ تعالیٰ کا نام جبار و قہار بھی بتایا ہے۔ پھر سورہ فاتحہ میں جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

یعنی اے اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھا راستہ دکھا ان لوگوں کا راستہ جن پر تُو نے نعمتیں نازل کی ہیں مگر ان کا راستہ نہیں جن پر تیرا غضب پڑا ہے اور نہ ان کا جو گمراہ ہیں۔

اس کامل دعا میں اس بات کا بھی اظہار کر دیا گیا ہے کہ جہاں انسان قابلِ انعام عمل کرتے ہیں وہاں ایسے اعمال بھی دکھاتے ہیں جن کی وجہ سے انسانی معاشرہ میں ابتری پھیلتی ہے اور توازن قائم نہیں رہتا اس لئے ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے۔ اور اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ ضلالت کا راستہ اختیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے راستہ پر چلنے سے روکتا ہے اس لئے انسان دعا کرتا ہے کہ ہمیں ایسے لوگوں کی پیروی سے بچا جن پر بد اعمال کی وجہ سے تیرا غضب پڑا اور جو گمراہ ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر انسان کے لئے رب العالمین۔ رحمٰن اور رحیم ہے۔ یہ اس کی بنیادی صفات ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انسان جس کو اپنے اعمال کا مختار بنایا گیا ہے وہ بُرے عمل کرتا چلا جائے اور گمراہی کے طریق اختیار کرتا رہے اور اس سے بازپُرس نہ کی جائے۔ اس دنیا میں ایسی کوئی سوسائٹی کوئی معاشرہ نہیں ہو سکتا جس میں اچھے اعمال کے لئے انعامات ملتے ہوں مگر بُرے اعمال سے اغماض کر دیا جاتا ہو۔

ہمیں یہ سطور لکھنے کی اس وجہ سے ضرورت ہوئی ہے کہ ایک سکھ دوست نے سکھ ازم اور اسلام کے متعلق ایک کتاب شائع کی ہے جس میں ایک حد تک کامیابی سے اس بات کو واضح کیا ہے کہ اسلام اور سکھ مذہب میں بہت سی باتیں باہم ملتی جلتی ہیں۔ تاہم افسوس ہے کہ ان دوست نے اسلامی خدا اور سکھوں کے خدا میں یہ امتیاز بتایا ہے کہ سکھ ازم کا خدا صرف محبت ہے قہار و جبار نہیں اگرچہ یہ بات درست نہیں کہ سکھ مذہب میں اللہ تعالیٰ کی جباری اور قہاری صفات کا ذکر اذکار نہیں تاہم اگر ان دوست کا سکھ مذہب کے متعلق یہ تصور صحیح بھی مان لیا جائے تو اس سے سکھ مذہب کی خامی ظاہر ہوتی ہے خوبی ظاہر نہیں ہوتی۔ اگر اللہ تعالیٰ میں بداخلاق اور بداعمال لوگوں کو سزا دینے کی صفت نہیں ہے تو ایسا خدا کسی اَور دُنیا کا تو خدا ہو سکتا ہے اس موجود دنیا کا خدا نہیں ہو سکتا۔ (باقی)

قطعات

مری حسرت نصیبی، کور بختی!
یہ مَیں نے کیا کیا ہے، کیا کیا ہے؟
جو دِل تیری محبّت کے لئے تھا
وہ دِل زہرہ وشوں کو دے دیا ہے!

مہ و مہر و گُل و لالہ میں بھٹکی
نگاہِ شوق تیری جُستجو میں
بُتوں کی آرزو میں گُم رہا دِل
تُو پوشیدہ تھا دِل کی آرزو میں

ترے ہاتھوں کے لمسِ دِلرُبا سے
مرے بربط کا نغمہ جاوداں ہے
جو ندی رِل گئی قلزم کے اندر
خودی کو کھو کے بحرِ بیکراں ہے

اکیلا تھا میں آفاقِ جہاں میں
مرے غم سے جہاں ناآشنا تھا
ندا آئی "ترا کوئی نہیں ہے"؟
مرے بندے، مری آغوش میں آ

سعید احمد اعجاز

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے

اسلامی معاشرہ میں میاں بیوی کے حقوق اور فرائض

تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

(۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روائت ہے کہ ایک دفعہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی جوتی کو پیوند لگا رہے تھے۔ اور میں چرخہ کات رہی تھی۔ میں نے دیکھا کہ حضورؐ کی پیشانی مبارک پر پسینہ آرہا ہے۔ اور اس پسینہ کے اندر ایک نور ہے جو ابھر رہا اور بڑھ رہا ہے۔ میں یہ نظارہ دیکھ کر سراپا حیرت بن گئی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مجھ پر پڑی۔ فرمایا عائشہؓ حیران سی کیوں ہو رہی ہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے دیکھا ہے کہ حضورؐ کی پیشانی پر پسینہ ہے۔ اور پسینہ کے اندر چمکتا دمکتا نور ہے۔ بخدا اگر ابو کبیر ہزلی حضورؐ کو دیکھ پاتا تو اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کے اشعار کے صحیح مصداق حضور ہی ہو سکتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اس کے اشعار کیا ہیں؟ میں نے یہ شعر پڑھ کر سنایا۔

ومبرّءٍ من کل غبر حیضة
وفساد مرضعة وداءٍ معضلِ
واذا نظرتُ الی سرة وجهه
برقت برق العارض المتھلّلِ

حضورؐ کے ہاتھ میں جو کچھ تھا حضورؐ نے رکھ دیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پیشانی کو چوما۔ اور زبان مبارک سے فرمایا۔

ما سررتِ منی کسروری منکِ

جو سرور مجھے تیرے کلام سے حاصل ہوا ہے، اس قدر سرور تجھے میرے نظارہ سے نہ ہوا ہوگا۔

حسن معاشرت کے سلسلہ میں اللہ تعالےٰ کے فرمان کی تعمیل میں حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ عورت کے ساتھ اس کی چھوٹی چھوٹی لغزشوں پر کراہت کا رویہ اختیار نہیں کرنا چاہیئے بیوی آخر انسان ہے اس سے غلطی سرزد ہو سکتی ہے۔ تم مردوں سے بھی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ خدا اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا مردوں کو یہی ارشاد ہے کہ حسن معاشرت کے آداب کو مدنظر رکھتے ہوئے چشم پوشی سے کام لیں۔ یہ انسانیت نہیں کہ نمک زیادہ ہو گیا۔ مرچ تیز ہو گئی۔ اور آپ نے گھر میں فساد مچا دیا۔ ایسی ہی چھوٹی چھوٹی باتوں سے بہت سے گھر بگڑ گئے۔

حدیث میں آتا ہے کہ شیطان جتنا مرد اور بیوی کے بگاڑ سے خوش ہوتا ہے۔ اتنا کسی اور چیز سے بھی خوش نہیں ہوتا۔ حضورؐ نے فرمایا۔

لا یفرک مومن مومنة ان کرہ منھا خلقاً رضی منھا آخر (مسلم)

کوئی مومن مرد اپنی مومنہ بیوی سے بُرا اثر قبول نہ کرے۔ اگر ایک بات اس کی بُری ہوگی تو دوسری بات سے تم خوش بھی ہو جاؤ گے۔

اس طرح حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض لوگ نکاح تو شوق سے کر لیتے ہیں لیکن بیوی بے چاری کے نہ کھانے کی پرواہ اور نہ پینے کا خیال رکھتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا عورت کی ہر قسم کی دلداری کرنی چاہیئے۔ اور اس کی ضروریات کا خیال رکھنا چاہیئے۔

حدیث کی کتاب ابوداؤد میں آتا ہے۔ کہ ایک صحابی نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ

ما حق زوجة احدنا علیه

کہ بیوی کا خاوند پر کیا حق ہے آپ نے فرمایا

احسنوا النساء علی اھوائھن و شئونھن

کہ عورتوں کی ضروریات اور خواہشات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرو۔ اور انہیں پورا کرنے کا خیال رکھو۔

حسن معاشرت کے سلسلہ میں تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر مومن مرد اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالتا ہے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے اس کا بھی ثواب ملے گا۔ کیونکہ اس سے بیوی کا دل خوش ہوگا کہ میرے خاوند کو مجھ سے محبت ہے۔

چونکہ اللہ تعالےٰ نے عورت میں نزاکت اور ناز و انداز کا مادہ رکھا ہے۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو بھی مدنظر رکھا اور فرمایا

المرأة کالضلع ان اقمتھا کسرتھا وان استمتعتَ بھا استمتعتَ بھا وفیھا عوج (بخاری)

یعنی عورت پسلی کی طرح ہے۔ اگر تو اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرے گا۔ تو توڑ دے گا۔ اور اگر تو اس سے فائدہ اٹھائے گا تو اس کی اسی حالت میں فائدہ اٹھا سکے گا۔

اسی طرح ایک دفعہ ازواج مطہرات حضورؐ کے ساتھ تھیں۔ انجشہ حبشی غلام حدی پڑھتے جاتے تھے۔ اونٹ زیادہ تیز چلنے لگے حضور نے فرمایا

یا انجشہ رویدک سوقک بالقواریر

اے انجشہ اونٹوں کو آہستہ سے ہانکو یہ دیکھنا شیشے (عورتیں) ٹوٹنے نہ پائیں (بخاری)

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا ایک سفر میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں۔ وہ اپنے تمام جسم کو چادر سے ڈھانپ کر حضور کی پچھلی نشست پر حضور کے ساتھ سوار ہوا کرتیں۔ جب وہ اونٹ پر سوار ہونے لگتیں تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنا گھٹنا آگے بڑھا دیتے۔ حضرت صفیہ اپنا پاؤں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھٹنے پر رکھ کر اونٹ پر سوار ہو جاتیں (بخاری)

ایک دفعہ کا ذکر ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت صفیہ اونٹنی پر سوار تھے۔ اونٹنی کا پاؤں پھسلا۔ حضور اور حضرت صفیہؓ دونوں گر پڑے۔ ابوطلحہ دوڑے دوڑے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے آپ نے فرمایا "علیک بالمرأة" تم پہلے عورت کی خبر لو۔ (بخاری)

ایک سفر میں اونٹوں کے کجاووں میں ازواج مطہرات سوار تھیں ساربان جو اونٹوں کی مہار پکڑے جاتا تھا۔ حدی خوانی کرنے لگا۔ حدی ایسی آواز سے شعر پڑھنے کو کہتے ہیں۔ جس سے اونٹ تیز چلنے لگتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیکھنا کانچ کے شیشوں کو توڑ پھوڑ نہ دینا (مسلم) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں اس طرف توجہ دلائی گئی کہ عورتیں طبعی طور پر اور پیدائشی طور پر کمزور ہیں۔ اور اپنی کمزوری اور نزاکت کے باعث آرام و آسائش اور خاص شفقت کی مستحق ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا عملی نمونہ اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ بہت ہی شفقت کا تھا۔ اس لئے آپ نے فرمایا کہ

انا خیرکم لاھلی

کہ میں تم میں سے سب سے زیادہ اپنے اہل سے خیر کا سلوک رکھتا ہوں۔

لیکن نہایت ہی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض خاوند خدا اور اس کے رسول کی ہدایات اور ارشادات کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور اپنی بیویوں سے نہایت ہی سختی اور درشتی کا سلوک کرتے ہیں جو کسی مومن اور کسی اسوۂ نبیؐ کی اتباع کے مدعی کے شایان نہیں خاوند کی درندگی اور درشتی سے تنگ آکر بعض عورتیں اپنے جائز حقوق کو بھی چھوڑ کر الگ ہونے کے لئے مجبور ہو جاتی ہیں۔ لیکن خدا اور اس کے رسول کے نزدیک ایسے خاوند اپنے کردار کے جواب دہ ہوں گے

الغرض حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں خود بھی اپنے عمل سے یہ ثابت کیا۔ کہ آپؐ عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت کے لحاظ سے بے نظیر نمونہ تھے۔ اور تعلیم بھی اس بارہ میں ایسی اعلےٰ دی۔ کہ جس کی مثال کسی اور مذہبی پیشوا کی تعلیم میں نہیں ملتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عورتوں کے ساتھ معاشرت کے بارے میں جو باتیں خلافِ اسلام اور خلاف اسوۂ نبویؐ لوگوں سے سرزد ہو رہی تھیں۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"عورتوں کے ساتھ معاشرت میں لوگوں نے غلطیاں کھائی ہیں۔ اور جادۂ مستقیم سے بہک گئے ہیں۔ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ عَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مگر اب اس کے خلاف عمل ہو رہا ہے۔"

دو قسم کے لوگ اس کے متعلق بھی پائے جاتے ہیں۔ ایک گروہ تو ایسا ہے کہ انہوں نے عورتوں کو بالکل خلیع الرسن کر دیا ہے۔ دین کا کوئی اثر ہی ان پر نہیں ہوتا۔ اور وہ کھلے طور پر اسلام کے خلاف کرتی ہیں۔ اور کوئی ان سے نہیں پوچھتا۔ بعض ایسے ہیں کہ انہوں نے خلیع الرسن تو نہیں کیا مگر اس کے بالمقابل ایسی سختی اور پابندی کی ہے۔ کہ ان میں اور حیوانوں میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا۔ اور کنیز کوں اور بہائم سے بھی بدتر سلوک ان سے ہوتا ہے۔ مارتے ہیں اور ایسے بے درد ہو کر کہ کچھ پتہ ہی نہیں کہ آگے کوئی جاندار ہستی ہے یا نہیں۔ غرض بہت ہی بُری طرح سلوک کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ پنجاب میں مثل مشہور ہے کہ عورت کو پاؤں کی جوتی کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں۔ کہ ایک اتار دی دوسری پہن لی۔ یہ بڑی خطرناک بات ہے۔ اور اسلام کے شعائر کے خلاف ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں۔ آپؐ کی زندگی میں دیکھو کہ آپؐ عورتوں کے ساتھ کیسی معاشرت کرتے تھے میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے۔ جو عورت کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے"۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۵ صفحہ ۴۱۷)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو جو تعلیم دی ہے اس میں صاف طور پر فرمایا

"جو اپنی اہلیہ اور اس کے عزیز و اقارب سے اچھا سلوک نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا نمونہ اور طریق معاشرت اپنے اہل بیت کے ساتھ کیسا تھا۔ اس بارہ میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص اور مقرب ساتھی تھے نے ایک خط میں جو سیرۃ مسیح موعودؑ کے نام سے چھپ چکا ہے۔ لکھتے ہیں

"میں حضرت خلیفۃ اللہ کی معاشرت کی نسبت کچھ لکھتا ہوں۔ اس لئے کہ سب سے

بڑی اور قابلِ فخر اہلیت کسی شخص کی اس سے ثابت ہوتی ہے کہ اہلِ بیت سے اس کا تعلق اعلیٰ درجہ کا ہو۔ اور اس کا گھر اور اس کی قوت انتظامی اور اخلاق کی وجہ سے بہشت کا نمونہ ہو جس کی بڑی سے بڑی تعریف یہی ہے کہ وہاں دلوں کی تپش اور جلن اور رنج اور کدورت اور قتل اور حسد کے محرکات اور موجبات نہ ہوں۔ خدا تعالےٰ کی محکم کتاب میں آیا ہے۔ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اس حکیم کتاب کا عملی نمونہ ہمارے سید و مولےٰ رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خیرکم خیرکم لاھلہ یعنی تم میں سے افضل اور خیر و برکت سے بھرا ہوا وہی ہے جس کی رفتار اپنے اہل سے خیر و برکت کی ہے۔

عرصہ تقریب پندرہ برس کے گزرتا ہے جب سے حضرت نے بار دیگر خدا تعالےٰ کے امر سے معاشرت کے بھاری اور نازک فرض کو اٹھایا ہے۔ اس اثناء میں کبھی ایسا موقعہ نہیں آیا کہ خانہ جنگی کی آگ مشتعل ہوئی ہو۔

ایک دفعہ ایک دوست کی درشت مزاجی اور بد زبانی کا ذکر ہوا کہ وہ اپنی بیوی سے سختی سے پیش آتا ہے۔ حضرت اس بات پر بہت کشیدہ خاطر ہوئے اور فرمایا

"ہمارے احباب کو ایسا نہ ہونا چاہیئے۔"

منشی عبد الحق صاحب پنشنر آف لاہور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جب عبد اللہ آتھم سے مناظرہ ہو رہا تھا۔ اور دوست باہر سے ملنے اور مناظرہ سننے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ از راہ کمال محبت و رسم دوستی عرض کیا کہ مقوی غذا صحت جسمانی کے لئے استعمال کرنی ضروری ہے اور خاص اہتمام ہونا چاہیئے حضرت نے فرمایا:۔

"ہاں بات تو درست ہے اور ہم نے کبھی کبھی کہا بھی ہے۔ مگر عورتیں کچھ اپنے ہی دھندوں میں ایسی معروف ہوتی ہیں کہ اور باتوں کی چنداں پروا نہیں کرتیں۔"

اس پر منشی عبد الحق صاحب جو عبد اللہ غزنوی کے مرید تھے فرماتے ہیں:۔

"میرے کھانے کا خاص اہتمام ہوتا ہے اور کیا مجال ہے جو میرا حکم ٹل جائے نہ ہم دوسری طرح خبر لے لیں۔ اجی حضرت آپ ڈانٹ ڈپٹ کر نہیں سکتے۔"

حضرت مولوی عبد الکریم رضؓ فرماتے ہیں:۔

"میں منشی صاحب کی اس بات پر بہت خوش ہوا کہ میرے مزاج اور منشاء کے مطابق کہی گئی ہے۔ چنانچہ میں بھی حضور کی خدمت میں ایسے بوڑھے تجربہ کار کی تائید میں بول اٹھا کہ ہاں حضرت منشی صاحب درست فرماتے ہیں حضور کو بھی چاہیئے کہ درشتی سے (سختی سے) یہ امر منوائیں۔ حضرت صاحب نے میری طرف دیکھا اور تبسم سے فرمایا:۔

"ہمارے دوستوں کو تو ایسے اخلاق سے پرہیز کرنا چاہیئے۔"

معاشرت نسواں کے بارے میں حضورؑ گفتگو کرتے رہے اور آخر میں فرمایا:۔

"میرا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا۔ اور میں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے۔ اور بایں ہمہ کوئی دلآزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا۔ اس کے بعد میں دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع و خضوع سے نفلیں پڑھیں۔ اور کچھ صدقہ بھی دیا۔ کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیتِ الٰہی کا نتیجہ ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کے دوستوں کے متعلق خاص طور پر اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ وہ عورتوں سے درشتی اور سختی سے پیش آئیں اور کوئی ایسی حرکت کریں جو معاشرتِ حسنہ کے خلاف ہو

ایک دفعہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو طبیعت کے کسی قدر سخت بھی تھے۔ اپنی بیوی سے سختی سے پیش آئے۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ الہام نازل ہوا۔

"یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبد الکریم کو۔ خذ الرفق۔ الرفق۔ فان الرفق رأس الخیرات۔ نرمی کرو نرمی کرو کہ تمام نیکیوں کا سر نرمی ہے۔"

اس الہام کے درج کرنے کے بعد حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:

"اخویم مولوی عبد الکریم صاحب نے اپنی بیوی سے کسی قدر سختی کا برتاؤ کیا تھا۔ اس پر حکم ہوا کہ اس قدر سخت گوئی نہیں چاہیئے۔ حتی المقدور پہلا فرض مومن کا ہر ایک کے ساتھ نرمی اور حسن اخلاق ہے اور بعض اوقات تلخ الفاظ کا استعمال بطور تلخ دوا کے جائز ہے۔ الا بحکم ضرورت نہ یہ کہ سخت گوئی طبیعت پر غالب آجائے۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۹)

اس الہام الٰہی اور نوٹ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاشیہ میں اپنی جماعت کے احباب کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے

"اس الہام میں تمام جماعت کے لئے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی سے ساتھ پیش آئیں وہ ان کی کنیزکیں نہیں ہیں۔ در حقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو۔ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ اور حدیث میں ہے خیرکم خیرکم لاھلہ یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔ سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ ان کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو۔ کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندے برتن کی طرح جلد مت توڑو۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۹)

چونکہ ازدواجی تعلق اللہ تعالےٰ کے مقدس نام سے قائم کیا گیا ہے اور خدا تعالےٰ نے اس تعلق کو جوڑا ہے اس لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے مرد کے لئے یہ بات فرض قرار دی گئی ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ عفو و کرم کی روش رکھے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروھم وان تعفوا وتصفحوا وتغفروا فان اللہ غفور رحیم (التغابن ۱۴)

مومنو! تمہاری بعض بیویاں اور بچے تمہارے دشمن ہیں سو ان سے بچتے رہو۔ اور اگر تم عفو و کرم درگذر اور چشم پوشی سے کام لو۔ تو یقین رکھو کہ اللہ تعالےٰ بہت ہی بخشنے والا اور بہت ہی مہربان ہے

بعض اوقات دینی تقاضوں کو پورا کرنے اور دین کی راہ میں آگے بڑھنے میں بعض بیویاں زبردست روکاوٹ بنتی ہیں۔ اور آدمی کے لئے اپنی آخرت کو سنوارنا انتہائی دشوار ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات آدمی خود بھی اپنی کمزوری کی بناء پر ان کی بے جا محبت میں پھنس کر اور ان کی جائز و ناجائز خواہش کی تکمیل میں محو ہو کر اپنے دین اور ایمان اور آخرت کے تقاضوں سے بہت دور جا پڑتا ہے۔ انہی وجوہ کی بناء پر خدا تعالےٰ نے بعض بیویوں کو دشمن قرار دیا ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے کہ سب ہی بیویاں اور بچے ایسے ہی ہوتے ہیں۔ ایسی بیویاں بھی تو ہوتی ہیں جو خاوند کے دین کی حفاظت کرتی ہیں۔ نیک کاموں میں ان کا ہاتھ بٹاتی ہیں۔ ایثار سے کام لیتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ مومن مرد کا یہ کام نہیں کہ وہ بیوی بچوں سے بیزار ہو کر ان سے رحم و کرم کی نگاہیں پھیر لے۔ اور ان سے یکسر الگ ہونے کی سوچنے لگے۔ صحیح طریق یہ ہے کہ مرد ان کی کوتاہیوں۔ نادانیوں اور سرکشیوں سے چشم پوشی کرے۔ صبر کرے۔ ان کو برداشت کرے۔ درگزر سے کام لے۔ اور سوز و رحمت اور دعا سے انہیں راہ راست پر لانے کی کوشش کرے۔ مومن مرد کی یہ روش خدا تعالےٰ کی رحمت کو کھینچتی۔ اس کے فضل کو جذب کرتی اور اس کی بخشش و کرم کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے

حسن معاشرت میں بہرحال ایک اہم فرض خاوند کا یہ ہے کہ وہ صبر و تحمل سے کام لے اور عفو اور درگزر کی روش کو بہر حال مدنظر رکھے۔ (باقی)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں ٹرینڈ اساتذہ کی فوری ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں اس وقت چار میٹرک جے وی، تین ایس وی اساتذہ اور ایک ٹرینڈ ڈرائنگ ماسٹر کی فوری ضرورت ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے حال ہی میں ازراہ نوازش ان اساتذہ کی ابتدائی تنخواہیں اور گریڈز گورنمنٹ گریڈز کے قریب قریب مقرر فرما دیئے ہیں۔ میں ان مخلصین سے جن کی بڑی خواہش ہے۔ کہ وہ مرکز میں رہ کر حضور کے منشاء مبارک کے مطابق قوم کے بچوں کی تربیت میں حصہ لے کر دین و دنیا میں سرخرو ہوں۔ اور اس سکول کے اساتذہ میں شمار ہوں۔ جس میں ہمارے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ اور کئی ایک دیگر اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم کام کر چکے ہیں اور جس کے فارغ التحصیل طلباء میں سے بیسیوں مبلغ بن کر ایک دنیا کو راہ ہدایت دکھا کر اپنے مولےٰ سے جا ملے اور سینکڑوں اس مبارک راستہ پر گامزن ہیں۔ اور آئندہ ہوں گے انشاء اللہ یہ کتنی بڑی سعادت ہے۔ اور صدقہ جاریہ کے طور پر حصولِ ثواب کا موقعہ ہے۔ دنیا تو انسان بہت کماتا ہے۔ لیکن مبارک وہ ہے جو دنیا کے ساتھ ساتھ دین بھی کمائے۔ اور جب سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اپنے رب سے ملے۔ تو اس کا چہرہ منور ہو اور دل مطمئن۔ پس میں ان نوجوانوں ٹرینڈ ایس وی اور جے وی اساتذہ سے جو ابھی تک ملازمت کے حصول کے لئے کوشاں ہیں یا تھوڑا عرصہ قبل ہی ملازمت حاصل کر چکے ہیں اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی درخواستیں امیر مقامی کی تصدیق سے میرے نام جلد ارسال کریں۔ ایسے مبارک مواقع بار بار نہیں آتے۔ اور جب آتے ہیں تو انہیں پانچ دس روپیہ ماہوار کے تفاوت کی بناء پر ضائع کر دینا کسی عقلمند اور مخلص قوم کا شیوہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالےٰ آپ کی راہنمائی کرے آمین

حبیب الرحمٰن ملک
ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

اسلام، جمہوریت اور دورِ حاضر کے مسائل

میں نے اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ غریبوں میں کام کرتے گزارا۔ میں ذاتی تجربے اور مشاہدے سے اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ سرمایہ دار نے مزدور اور عالمِ فطرت یعنی سائنس دان کو اپنے ظلم کی چکی میں اس قدر باریک پیس ڈالا ہے کہ اب ان میں اپنا حق مانگنے کی بھی سکت نہیں رہی۔ موجودہ صورتِ حال یہ ہے کہ سرمایہ دار بالاخانے میں بیٹھے ہیں۔ ملک کا خزانہ ان کے آگے پڑا ہے۔ ہر گروہ دوسرے گروہ سے اس بات پر جھگڑ رہا ہے کہ اب خزانے کا حق مجھے پہنچتا ہے۔ آپ اس سے کافی فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اب میری باری ہے۔ نیچے گلی میں بھوکے ننگے عوام کھڑے چیخ رہے ہیں۔ کہتے ہیں، کچھ ہمیں بھی دو۔ ایک نظر ہماری طرف بھی کرو۔ سرمایہ دار کہتے ہیں، بے فکر رہو۔ تمہاری ہی لڑائیاں لڑ رہے ہیں۔ ذرا انتظار کرو۔ تمہاری نجات کا وقت قریب آن لگا ہے مگر سرمایہ داروں کا کوئی ایک گروہ خزانے پر قبضہ کر لیتا ہے۔ تو غریبوں کو یکسر نظر انداز کر دیتا ہے۔ اور انہیں پہلے سے بھی زیادہ بے بس اور مایوس چھوڑ دیتا ہے۔

گزشتہ سردیوں میں ہمارے ملک میں بے بسی اور مایوسی انتہا کو پہنچ گئی۔ جگہ جگہ طوفان اٹھ کھڑا ہوا یہ پچھلی حکومت کے خلاف تھا۔ لوگوں نے کہا، یہ آمریت ہے۔ ہمیں جمہوریت چاہیئے۔ ہمیں سرمایہ داری نے پیس ڈالا ہے۔ ہمیں روٹی میسر نہیں

لیکن ذرا غور کیجئے، کیا ہماری بدقسمتی کا حل جمہوریت ہے۔ واقعہ تو یہ ہے کہ سرمایہ داروں کا ایک گروہ حکومت سے دستبردار ہوتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ لینے کے واسطے پہلے سے تیار بیٹھا ہوتا ہے۔ کیا ملک کی بدقسمتی کو خوش قسمتی میں بدلنے کا طریق یہ ہے کہ پرانے سرمایہ داروں کی جگہ نئے سرمایہ دار آ جائیں، جو مدت سے اقتدار کے بھوکے ہوں اور اس انتظار میں ہوں کہ کب موقع ملے اور کب خزانے پر ہاتھ صاف کریں اور غریبوں کا خون چوس لیں۔

آپ پھر سے غور کیجئے، سوچئے، کیا سرمایہ داروں کا ایک گروہ جس نے اپنا پیٹ بھر لیا ہے، چلا جائے اور دوسرا گروہ جو ابھی نئے اقتدار خالی پیٹ ہے اور اس سے زیادہ بھوکا ہے۔ آ جائے تو ملک خوش قسمت اور خوش حال ہو جائے گا۔ کیا ملک میں سرمایہ داری کا نظام ہٹا کر سوشلزم کا نظام جاری کر دیا جائے، تو لوگوں کی مشکلات حل ہو جائیں گی۔ دیکھا جائے، تو سوشلزم بھی سرمایہ داری کی ایک شکل ہے۔ ہمارے ملک میں یہ دونوں نظام ساتھ ساتھ چل رہے ہیں صنعتی اور تجارتی سرگرمیاں اکثر سرمایہ دارانہ ہیں۔ مگر ڈاک کا محکمہ اور ریلوے کا محکمہ سوشلزم کی مثالیں کیا ڈاک کے ملازم اور ریلوے کے ملازم غیر مطمئن نہیں ہیں۔ کیا انہوں نے ہڑتالیں نہیں کیں۔ اگر کی ہیں، تو آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ سوشلزم سے ہمارے دُکھ درد سب دُور ہو جائیں گے بالکل اسی طرح آپ کا یہ کہنا کہاں تک درست ہے کہ ہماری بدحالی کا سبب جمہوریت کا فقدان ہے اور اگر جمہوریت نافذ کر دی جائے، تو ملک خوش حال ہو جائے گا۔

میں اعلان کرتا ہوں کہ بدحالی کا سبب جمہوریت کا فقدان نہیں اور خوش حالی وسیلہ جمہوریت کا نفاذ نہیں۔

جمہوریت کا تو لفظ ہی تخصیصاً بالکل نئی ہے دعویدار قرآن مجید میں کہیں نہیں نہ ہی اس کے مشتقات میں سے کوئی لفظ وہاں موجود ہے۔ جمہوریت اس لئے غیر قرآنی ہے لہٰذا غیر فطری ہے۔

اس ملک کے سرمایہ دار کہتے ہیں۔ پاکستان اسلام اور جمہوریت کے نام پر بنا ہے۔ اس بات میں کچھ تضاد پایا جاتا ہے۔ اسلام تو ختم الرسل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دنیا میں رواں فرمایا تھا۔ وہ رحمۃ للعالمین ہیں انہوں نے دنیا کو قرآن مجید ایک آئین کی صورت میں دیا۔ جو تمام برکات کا سرچشمہ ہے۔ اور جس میں تمام انسانی مشکلات کا حل موجود ہے۔ برعکس اس کے جمہوریت کو کتابی شکل دینے والا افلاطون کا پیرو ہے۔ جو بت پرست ہے۔ افلاطون بھی بت پرست ہے۔ کتاب کا نام مکالمات افلاطون ہے۔ جس نے ایک دنیا کو گمراہ کر رکھا ہے۔ حکیم الامت علامہ اقبال کا فرمان ہے۔ افلاطون دنیا کا سب سے بڑا گنہگار ہے ذرا سوچیے۔ یہ بت پرستی یہ گنہگاری اور رسول الٰہی یکجا کیسے ہو سکتی ہیں۔ افسوس ہے۔ مسلمان پہلے یاسائے چنگیزی کے چکر میں تھا۔ اب مکالمات افلاطون کے چکر میں ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ وہ صراط مستقیم ہے۔

پھر جمہوریت یعنی مکالمات افلاطون کا تحفہ طرز حکومت میں نیا تخیل بھی نہیں بلکہ بہت ہی پرانا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ سے سینکڑوں برس پہلے جمہوریت یونان اور روما میں رائج تھی۔ دونوں جگہ ناکام ہوئی۔ دونوں جگہ متروک ہوئی اور دونوں کو لے ڈوبی۔ موجودہ دور جمہوریت یورپ اور امریکہ میں پھر سے ابھری اور ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے برطانیہ اور فرانس دونوں کو برباد کر گئی۔ سلطنت برطانیہ وہ وسیع و عریض سلطنت تھی کہ اس پر سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔ اب سورج تو چمکتا ہے۔ مگر سلطنت برطانیہ غروب ہو گئی ہے۔ کہیں نظر نہیں آتی اسے جمہوریت زندہ نہیں رکھ سکی۔ وجہ؟ وجہ یہ ہے کہ زندگی کا سرچشمہ قرآن مجید ہے مکالمات افلاطون نہیں۔

پھر جمہوریت کی کوئی شکل بھی نہیں۔ یہ وہ مائع ہے کہ اسے جس برتن میں بھی ڈالو وہی اس کی شکل ہے۔ سرمایہ داروں کا ایک گروہ آتا ہے۔ جمہوریت کی ایک شکل ساتھ لاتا ہے۔ دوسرا دوسری لے آتا ہے اور تیسرا تیسری۔ جو پہلی دونوں سے الگ ہے۔ جمہوریت کہیں تو پارلیمانی ہے کہیں صدارتی کہیں شاہی اور کہیں آمری، انتخابات کہیں براہ راست ہے کہیں بالواسطہ ہے کہیں اضعافی ہے اور کہیں غیر اضعافی۔

اسلامی ممالک کے سرمایہ دار کہتے ہیں۔ جمہوریت سیاسی تخیل میں فکر انسانی کی فکری منزل ہے اس سے مفر تہذیب و تمدن سے گریز ہے ایسے لوگوں کا خیال ہے۔ تہذیب انسانی کا گراف ابتدائے آفرینش سے لگاتار اوپر کو اٹھتا چلا جا رہا ہے یہ صحیح نہیں۔ جمہوریت تہذیب انسانی کی معراج کی شہادت قطعاً نہیں۔ نہ ہی یہ فکر انسانی کی معراج ہے۔ میں یہ کہتا ہوں اس کو فکر انسانی کی معراج سمجھنا کم مائیگی ہے اور خوشامد ہے۔ اس کم مائیگی اور خوشامد کو برمحل پہلے اکبر الہ آبادی نے یوں نظم کیا تھا۔

ہوا آج خاتمہ یہ میرا سوال
کہا میں نے صاحب سے باصد ملال
کہاں جاؤں اب میں تمہی کچھ بتاؤ
جھنجھلا کے بولے جہنم میں جاؤ
یہ سن کر طبیعت منغص ہوئی
مگر ایک گونہ تسلی ہوئی
کہ جب اہل یورپ پہ بھی ذکر ہے
تو بے شک جہنم بھی ہے کوئی شے

پھر جمہوریت اور اسلام میں بڑا فرق یہ ہے کہ اسلام کہتا ہے۔ خدا لگتی کہو اور جمہوریت کہتی ہے دل لگتی کہو۔

جمہوریت میں فیصلے صائب رائے پر مبنی نہیں ہوتے۔ اس میں بالغ رائے دہی کا نظام ہوتا ہے اور رائے کے صواب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ صرف کثرت رائے سے غرض ہے اور اکثریت کے متعلق قرآن مجید کا فرمان ہے۔

"یعنی اے نبی! اگر تو اکثریت کے پیچھے لگے گا تو یہ لوگ تجھے گمراہ کر دیں گے۔ یہ تو وہمی باتوں کے پیچھے لگے رہتے ہیں اور غلط اندازے لگاتے رہتے ہیں۔"

اس آیت کے ہوتے ہوئے بھی اگر ہم کہیں کہ جمہوریت برحق ہے تو حضرت امام حسینؓ کی شہادت کا مقام کیا ہے اور اگر حضرت امام حسینؓ کی شہادت برحق ہے تو جمہوریت کی پوزیشن کیا ہے؟

حیرانی ہے کہ مسلمان قرآن مجید پر قربان ہو جانے کی قسم تو کھاتے ہیں۔ مگر حکومت بنانے کے لئے جو اس دنیا میں انسان کا سب سے بڑا اور اہم ادارہ ہے۔ پیروی مکالمات افلاطون کی کرتے ہیں۔

حیرانی در حیرانی ہے کہ اس بارے میں اسلامی دنیا کسی کی مانتی بھی نہیں۔ مسلمانانِ عالم ہر سال علامہ اقبالؒ کی برسی مناتے ہیں۔ اس کی اتنی عزت کرتے ہیں کہ اس کی عزت پر پرستش کا گمان گزرتا ہے۔ مگر جب وہ کہتا ہے ؎

یہاں مرض کا سبب ہے غلامی و تقلید
وہاں مرض کا سبب ہے نظام جمہوری
نہ مشرق اس سے بری ہے نہ مغرب اس سے بری
جہاں میں عام ہے قلب و نظر کی رنجوری

تو اس کی بھی نہیں مانتے الٹا جمہوریت کی راہ میں گولیاں کھاتے ہیں جانیں دیتے ہیں اور کہتے ہیں ہم اس لئے بدحال ہیں کہ ہمیں درست جمہوریت میسر نہیں۔

درست جمہوریت کہاں سے آئے۔ مکالمات افلاطون کو دیکھو۔ مصنف خود فکر درست کی تلاش میں ہے۔

مسلمانانِ عالم کی بدحالی کا سبب جمہوریت کا فقدان نہیں، دیانتداری کا فقدان ہے دیانتداری کا فقدان فکر درست کے نہ ہونے سے ہے فکرِ درست کا مخزن قرآن مجید ہے، مکالمات افلاطون نہیں۔

خدا جب کسی قوم کو تباہ کر دینے کا ارادہ کر لیتا ہے تو زیرِ عتاب قوم پر کسی زندہ قوم سے حملہ کروا ڈالتا ہے اور اسے شکست دلا کر ذلیل، بے عزت اور بے غیرت بنا دیتا ہے اور بالآخر فنا کے گھاٹ اتار دیتا ہے۔ بیشک بددیانت قوم کے لئے کسی بیرونی دشمن کی ضرورت نہیں۔ بددیانتی کا جرثومہ کافی ہے کہ اس کو اندر ہی اندر کھاتا چلا جائے اور آخر کار اسے تباہ و برباد کر کے رکھ دے۔

(منقول از ہفت روزہ قندیل لاہور)

زکوٰۃ
کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی
اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

نتیجہ امتحان لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ منعقدہ نومبر ۱۹۶۹ء

نتیجہ امتحان معیار دوم

اس معیار میں کل ۲۱۷ ممبرات شامل ہوئیں۔ جن میں سے ۲۱۵ کامیاب ہوئیں
اول، دوم، سوم آنے والی ممبرات کے نام درج ذیل ہیں:۔

اول:۔ امۃ الحکیم لئیقہ جامعہ نصرت ربوہ } ۹۴/۱۰۰
امۃ المصور جامعہ نصرت ” }

دوم:۔ جمیلہ بشیر جامعہ نصرت ربوہ } ۹۳
بشریٰ شاہدہ جامعہ نصرت ربوہ }

سوم:۔ ناصرہ فضل قادر دارالرحمت وسطی ۲ ۹۲

تفصیلی نتیجہ درج ذیل ہے:۔

لجنہ ربوہ

دارالعلوم غربی

تسنیم کوثر ۶۵
امۃ الکریم ۶۳
بشریٰ رشید ۵۸
ثریا خانم بنت ڈاکٹر محمد انور ۷۵
طاہرہ نسرین ۶۹
بشریٰ منور ۶۰
سکینہ پروین ۶۳
امۃ السلام ۶۵
امۃ الباسط ۶۰
امۃ الحفیظ نصرت ۶۱
امۃ الشکور راشد ۷۵
امۃ الرحمان ۶۳
نصیرہ فاطمہ ۷۰
طیبہ صدیقہ ۷۲
حمیدہ قدسیہ ۷۱
سیدہ عابدہ جبیں ۵۲
حنیفہ سلطانہ ۷۷
صدیقہ علیمہ ۸۳
امۃ العزیز انور ۳۳
امۃ الحی نزھت ۷۱
صغریٰ ۳۴
امۃ الباسط ۸۱
مبارکہ پروین ۵۹
ناصرہ بیگم ۵۵
شاہدہ پروین ۵۵
نسیم اختر ناصرہ ۳۳
امۃ الحمید فرحت ۴۹
زبیدہ خانم ۶۱
شمیم اختر ۴۵
خورشید بیگم ۷۴
صادقہ شاہین ۴۷

فضل عمر ماڈل سکول

زاھدہ ہاشمی ۷۹

دارالصدر غربی الف

امۃ الحفیظ عفت ۹۲
سعیدہ عصمت ۶۳
امۃ الواسع ۴۳
زاہدہ ۴۵
امۃ الحی منان ۳۳
صفیہ نعیم النساء ۵۸
خالدہ ۴۵
امۃ المومن ملک ۳۶

دارالرحمت غربی الف، ب

طاہر مسرت ۶۶
حمیدہ بیگم ۶۱
امۃ السلام ۶۳
مبارکہ ۴۵
امۃ العزیز ۳۸
ممتاز بیگم ۷۲
منور سلطانہ ۸۰
ستارہ حق ۵۷
خورشیدہ ثروت ۵۸
شمیم ۷۲
نجم النساء ۶۰
خزینۃ فردوس ۵۶
صادقہ سراج الدین ۷۵
نعیم بشریٰ ۸۷
امۃ الحی خان ۷۴
امۃ الرزاق ۵۹
امۃ الحفیظ خادم ۹۰

دارالرحمت وسطی ۱ و ۲

امۃ الہادی وسطی ۲ ۸۱
سکینہ سیفی ” ۵۳
نعیمہ طاہرہ ” ۷۷
مبارکہ میر وسطی ۱ ۷۵
صفیہ صدیقہ ۷۲
شہزادہ میر ۷۷
شمیم اختر ۴۰
امۃ الوحید ۶۳
صفیہ بیگم ۷۲
نجمہ نسرین ۷۲
ناصرہ فضل قادر ۹۲

دارالبرکات

امۃ السلام بشریٰ ۴۵
سرور ۶۱
قمر النساء ۷۸
امۃ النصیر غلام محمد ۳۳
ناصرہ جمیل ۶۸
امۃ النصیر ۵۴

دارالصدر شرقی

منورہ ہدایت اللہ ۷۷
اہلیہ محمد شفیق صاحب ۷۸

دارالصدر غربی الف

مومنہ چوہدری ۷۷
کلثوم بیگم ۷۲

دارالرحمت شرقی

خالدہ پروین محمد عبد اللہ خان ۷۲
فاخرہ بشیر ۷۷

دارالصدر جنوبی

ہدیہ ندرت ۷۲
عابدہ خانم باب الابواب ۸۵
راشدہ بصیر دارالنصر غربی ۷۱
خالدہ تبسم ” ” ۶۴

جامعہ نصرت ربوہ

سیکنڈ ایئر

جمیلہ بشیر ۹۳
امۃ النصیر ۸۷
رشیدہ ۶۵
امۃ الکریم نزہت ۷۴
امۃ المجید ۷۹
بشریٰ شاہدہ ۹۳
صادقہ ۶۱
رضیہ بیگم ۸۳
زاہدہ پروین ۸۳
یاسمین ۸۷
شاہدہ پروین ۶۳
رول نمبر ۱۷۔ امۃ المتین ناصرہ ۸۲
شاہدہ نسرین ۶۰
امۃ السمیع فرحت ۷۹
محمودہ سرور ۷۵
منصورہ شریف ۸۸
حفیظہ ۸۳
امۃ المومن نسرین ۵۸
مبشرہ غنی ۸۳
زاہدہ بشریٰ ۸۴
نصرت پروین ۸۳
شاکرہ ۵۹
عائشہ ۴۳
شاہین اکبر ۷۸
تسنیم ۷۳

فورتھ ایئر

سعیدہ خانم ۶۸
امینہ بیگم ۶۵
مبارکہ بیگم ۴۷
امینہ خالدہ ۸۶
زرینہ شوکت ۷۱
نصیرہ شاہین ۸۱
مبارکہ بشریٰ ۷۵
راشدہ پروین ۷۹
صبیحہ ۸۰
اقبال پروین ۸۲
دردانہ مرزا ۴۰
قیصرہ نزہت ۸۱
زاہدہ نزہت ۶۶
امتیاز بیگم ۸۵
امۃ المصور ۹۴
مریم بی بی ۷۴
نصیرہ بیگم ۵۶
امۃ المنان ۴۹
امۃ الحکیم لئیقہ ۹۴
اکرام طلعت ۹۰

لجنہ سعد اللہ پور ضلع گجرات

ناصرہ نزہت ۵۲
امۃ الحفیظ ۶۹
مریم صدیقہ ۶۲
مریم صدیقہ ۵۵
امۃ القیوم ۶۷

چک ۱۲۱ ج ب گوکھووال ضلع لائلپور

عذرا پروین ۷۱
سعیدہ شوکت ۶۴
نسیم اختر ۳۷
نسیم فردوس ۷۱
زاہدہ چوہدری ۶۱

لجنہ خوشاب

تاج نسرین ۹۰

گجرات

نسیم اختر ۷۰

لجنہ لاہور

امۃ الحفیظ نور احمد خان ۳۵
نسرین اقبال دھرمپورہ ۷۰
ستارہ حمید ” ۸۱
فرحت جبیں دارالذکر ۶۷
منصورہ سمیع اللہ ماڈل ٹاؤن ۶۱
فرخندہ اختر گلبرگ ۵۲
ملکہ احمد قمر ماڈل ٹاؤن ۵۵
بلقیس سیف اللہ ماڈل ٹاؤن ۷۰
زاہدہ مرزا گلبرگ ۴۸
شاہدہ رحمان ” ۷۲
صبیحہ سعید ” ۷۳
ناھید سعید ” ۶۳
نسرین سعید ” ۵۲
خالدہ رحمان ” ۶۰
حکمت اللہ دعوت کالونی ۶۲
بلقیس بیگم گلبرگ ۷۴

سیدہ رضیہ سمیع پرانی انارکلی	۶۹
سعیدہ رعنا ہاشمی لاہور چھاؤنی	۶۶
ریحانہ کڑک حلقہ چھاؤنی	۶۲
راشدہ کڑک "	۵۹
لجنہ جڑانوالہ	
بیگم چوہدری دوست محمد صاحب	۵۷
لجنہ کوئٹہ	
تسنیم کوثر	۸۲
بشریٰ عبداللطیف میر	۵۰
منیرہ رحیم	۸۵
امۃ الحفیظ اہلیہ شمس الحق صاحب	۷۷
نسیمہ میر	۸۶
لجنہ بہاولپور	
امۃ الباسط منظور	۸۹
فاطمہ بیگم بہاولپور	۵۶
طاہرہ حبیبی	۷۱
فرخ جبشرات	۷۴
عابدہ خلیل	۶۹
لجنہ قمر آباد	
خدیجہ بیگم	۴۲
سلمیٰ بیگم	۵۰
اسمار بیگم	۵۰
لجنہ پشاور	
صالحہ الطاف	۷۱
بشریٰ الطاف	۷۴
سارہ بیگم	۷۴
نگہت ریحانہ	۴۵
ناہید سلطانہ	۴۹
لجنہ ملتان	
امۃ النصیر انجم	۷۰
عائشہ بیگم نذیر آباد ملتان	۷۵

منصورہ بعسلطانہ	۵۲
زبیدہ چوہدری	۷۶
تسنیم طاہرہ	۶۷
امۃ الرشید	۷۷
امۃ الرؤف	۶۱
لجنہ احمد نگر	
ناصرہ تسنیم	۶۸
عابدہ خانم	۶۰
زبیدہ انجم	۵۶
ساجدہ بشریٰ	۸۱
لجنہ گوجرانوالہ	
خالدہ آفتاب	۷۸
نصیرہ صادقہ	۸۸
جمیلہ رحمان	۸۱
لجنہ شیخوپورہ	
طاہرہ ظفر	۶۵
بلقیس اختر	۴۵
غلام فاطمہ	۶۹
عظمت شاہین	۸۰
نسیم فرحت	۸۴
بشریٰ شیخ	۵۳
امۃ المنزہ	۶۲
لجنہ سرگودہا	
مسعودہ اہلیہ ڈاکٹر جنود اللہ صاحب مرحوم	۵۹
بشریٰ	۷۴
راشدہ خانم	۷۹
امۃ الہادی	۶۵
نفیحہ سلیم	۷۲
جاوید سلطانہ	۷۹
عطیہ مبارکہ	۶۲
امۃ الحفیظ	۸۴

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے دو بچے اور بیوی بعارضہ کھانسی زکام اور بخار بیمار ہیں احباب شفایابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (۲) مکرم لفٹیننٹ عمر احمد صاحب پاکستان نیوی کراچی بہت بیمار رہے ہیں اب انہیں کچھ افاقہ ہے احباب کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک محمد اعظم انچارج ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ)

۲۔ میری ہمشیرہ اہلیہ مرزا احمد رشید صاحب آف گوجرہ بیمار ہیں احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (رشیدہ ایاز۔ کارکن نظارت امور عامہ ربوہ)

۳۔ مکرم حکیم عبدالرشید صاحب اجنالوی بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان پریشانیوں کو دور فرمائے۔ (شیخ نذیر احمد ربوہ)

۴۔ میری والدہ صاحبہ محترمہ بشریٰ ممتاز دختر ڈاکٹر عبید اللہ خان صاحب بٹالوی مرحوم عرصہ سے علیل چلی آرہی ہیں۔ ان دنوں فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک محمود احمد شاہد دارالبرکات ربوہ)

۵۔ خاکسار کے خسر مکرم جمعدار نعمت اللہ خان صاحب آف مانسہرہ چند دنوں سے علیل ہیں۔ احباب کرام سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(لمنا سلام خان۔ کارکن دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ۔ پاکستان ربوہ)

"اطفال کے حافظہ میں عظیم روح جلا"

حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اطفال کو سورہ بقرہ کی سترہ آیات حفظ کرنے کا حکم دے کر انہیں اپنا حافظہ بڑھانے اور روحانی زندگی میں جلا پیدا کرنے کا بہترین موقعہ عطا فرما کر بہت بڑا احسان فرمایا ہے۔ یہ یقینی بات ہے کہ جس کے اندر نور قرآن ہوگا وہ دین و دنیا میں کامیاب و کامران ہوگا۔

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کے تمام اطفال کو چاہیئے کہ وہ بہت جلد ان مذکورہ آیات کو حفظ کر کے دین و دنیا کی برکات سے اپنی جھولیاں بھر لیں۔

(سیکرٹری تعلیم و تربیت اطفال الاحمدیہ ربوہ)

سیکرٹریان تحریک جدید سے ایک گذارش

تحریک جدید کے چھتیسویں سال میں سے قریباً چار مہینے گزر چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک بعض جماعتوں کے وعدے مرکز میں نہیں پہنچے۔ اس کی ذمہ داری متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان تحریک جدید پر عائد ہوتی ہے اس لئے انہیں اس کی فوراً تلافی کرنی چاہیئے۔ اوّلین موقعہ پر اپنی اپنی جماعتوں سے وعدے لے کر مرکز میں ارسال فرمادیں اور ساتھ ساتھ وصولی کا بھی اہتمام فرمائیں تا ایک طرف مبلغین کو روپیہ بھجوانے میں مشکل پیش نہ آئے تو دوسری طرف جماعتوں کا بوجھ بھی ہلکا ہوتا چلا جائے اور ان کے نمائندگان مجلس مشاورت میں کسی طور نادم نہ ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

ہر مجلس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی کارگزاری کی رپورٹ باقاعدہ مرکز کو بھجواتی رہے۔ ماہ صلح (جنوری) ختم ہوچکا ہے۔ بعض مجالس کی رپورٹیں ابھی تک مرکز میں نہیں پہنچیں قائدین مجالس جلد از جلد رپورٹ تیار کر کے مرکز کو بھجوا دیں۔ نیز جن مجالس نے رپورٹس ماہ نومبر اور دسمبر ابھی تک نہیں بھجوائیں۔ جلد از جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ دو ماہ کی رپورٹ ایک فارم پر بھجوائی جاسکتی ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نمایاں مقام

۱۷ جنوری ۱۹۷۰ء کو چنیوٹ میں زیر پرستی یو۔ سی۔ ڈی۔ پراجیکٹ چنیوٹ ایک مینا بازار کا اہتمام کیا گیا اور مختلف شہروں کے سٹال لگائے گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان تمام صنعتی سٹالوں کی نمائش میں بیگم صاحبہ ڈپٹی کمشنر جھنگ نے نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ کے سٹال کو اوّل قرار دیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس اعزاز کو بابرکت فرمائے آمین۔

نمائش سرگودہا۔ جھنگ۔ لائل پور۔ ربوہ کے شہروں کی تھی۔

(صابرہ رحمن ہیڈ مسٹرس نصرت انڈسٹریل سکول۔ زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تبدیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

بنام مینیجر الفضل

سے

خط و کتابت کیا کریں۔

بواسیر (خونی یا بادی)

یک روزہ علاج

دو خوراکوں سے بفضلہ شفا۔ دوا کی بھاء مزید اغذا دس روپے علاوہ محصولڈاک بصورت پیشگی رعایت محصولڈاک

شرکت فارمانی بھیرہ (ضلع سرگودہا)

دوائی فضل الٰہی اولاد نرینہ کے لئے دواخانہ خدمت خلق ہیڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۹ ماہ سولہ روپے

قرآنِ کریم کا ایک ایک حرف خدا کی طرف سے بندے کیلئے سلام کا پیغام لے کر آیا ہے

اگر مسلمان اس کی اطاعت کے لئے اپنے دلوں کے دروازے کھول لیں تو یقیناً ان کی دنیا بدل سکتی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی انقلاب انگیز تاثیرات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"وہ اخلاقِ فاضلہ جو کبھی وقت مسلمان کا ورثہ اور اس کا حق سمجھے جاتے تھے اب مسلمانوں سے اس قدر دور ہیں جس قدر کفر اسلام سے۔ کبھی زمانے میں مسلمان کا قول نہ ٹلنے والی تحریر سمجھا جاتا تھا اور اس کا وعدہ ایک نہ بدلنے والا قانون مگر آج کل مسلمان کی بات سے زیادہ اور کوئی غیر معتبر قول نہیں اور اس کے وعدے سے زیادہ اور کوئی بے حقیقت شے نظر نہیں آتی۔ یہ تباہی جو عملی اور اعتقادی لحاظ سے مسلمانوں پر آئی ہے اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا اور اس پر عمل کرنا ترک کر دیا۔ اگر وہ قرآن کریم پر عمل کرتے تو جس طرح صحابہؓ ساری دنیا پر غالب آ گئے تھے اسی طرح وہ بھی غالب آ جاتے اور کفر اور شیطنت کا نشان تک دنیا سے مٹ جاتا۔ میں نے اپنی جماعت کے دوستوں کو بھی بارہا توجہ دلائی ہے کہ وہ اپنی جماعتوں میں قرآن کریم کے درس کا باقاعدہ انتظام کریں۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ ابھی تک جماعتوں نے اس طرف پوری توجہ نہیں کی حالانکہ قرآن کریم اپنے اندر اتنی برکات رکھتا ہے کہ قیامت کے دن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے حضور کھڑے ہو کر کہیں گے کہ اے میرے خدا مجھے اپنی قوم کے افراد پر انتہائی افسوس ہے کہ میں تیرا محبت بھرا پیغام ان تک پہنچایا مگر بجائے اس کے کہ وہ تیرے پیغام کو سن کر شادیٔ مرگ ہو جاتے بجائے اس کے کہ اسے سن کر ممنون ہوتے بجائے اس کے کہ اسے سن کر ان کے جسم کا ہر ذرہ اور ان کے دل کی ہر تار کانپنے لگ جاتی۔ بجائے اس کے کہ وہ اس مژدہ جانفزا کو سن کر عقیدت اور اخلاص سے اپنے سر جھکا دیتے اِتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا۔ انہوں نے تیرے پیغام کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے پھینک دیا اور کہا کہ جاؤ ہم اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ بے شک اندھی دنیا خدا تعالیٰ کے پیغام کے ساتھ یہی سلوک کرتی چلی آئی ہے۔ مگر وہ دنیا جو یہ جانتی نہیں کہ خدا تعالیٰ کیا ہے اور اس کا رسول کتنی بڑی شان رکھتا ہے وہ جو کچھ کرتی ہے اسے کرنے دو۔ میں اس مومن سے پوچھتا ہوں جو کہتا ہے کہ خدا ہے جو جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے کلام کی کیا عظمت ہے جو سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا بندے کو مخاطب کرنا خواہ وہ بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ ایک عظیم الشان انعام ہے کہ یہ کیسی عجیب بات ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے کلام کو سنتا اور پھر اس کا جواب نہیں دیتا۔ اور اس پر عمل کرنے کے لئے اس کے دل میں کوئی ولولہ پیدا نہیں ہوتا۔ حالانکہ بسم اللہ کی ب سے لے کر والناس کے س تک قرآن کریم کا ایک ایک کلمہ۔ اس کا ایک ایک لفظ اور اس کا ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے بندے کے لئے سلام کا پیغام لے کر آیا ہے اور اپنے اندر اتنی طاقت رکھتا ہے کہ اگر اب بھی مسلمان خدا تعالیٰ کے پیغام کے جواب کے لئے تیار ہو جائیں اور اس کی اطاعت کے لئے اپنے دلوں کے دروازے کھول دیں تو یقیناً ان کی دنیا بدل سکتی ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الفرقان صفحہ ۷۲-۷۳)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک لیبارٹری اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔ امیدوار کے لئے کم از کم . . . . . سائنس کے مضامین میں میٹرک کا پاس ہونا ضروری ہے۔ اسامی مستقل اور پنشن والی ہے ربوہ میں رہائش اور ملازمت کے خواہشمند احمدی نوجوان اپنے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ درخواستیں ۵ مارچ تک بنام پرنسپل بھجوا دیں اور ۷ مارچ کو انٹرویو کے لئے حاضر ہو جائیں۔ تنخواہ کا گریڈ ۹۰-۴-۱۳۰-۵/۱۶۰-۲۲۰ ہو گا۔ تمام امیدواروں کو انٹرویو کے لئے اپنے خرچ پر آنا ہو گا (پرنسپل)

تنظیم موصیات اور لجنات اماء اللہ کا فرض

(از حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

گزشتہ سال ماہ اپریل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصیات کے ذمہ عورتوں اور بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کی ذمہ داری سپرد کی تھی اس لئے بہت ضروری تھا کہ ہر شہر قصبہ اور گاؤں میں یہ تنظیم قائم کر دی جاتی نائب صدر موصیات کا انتخاب ہو جاتا اور ان کی طرف سے یہ کوائف موصول ہو جاتے کہ ان کے شہر۔ قصبہ یا گاؤں میں کل کتنی موصیات ہیں۔ ان میں سے کتنی ناظرہ جانتی ہیں۔ ناظرہ جاننے والیوں میں سے کتنی ترجمہ جانتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ ہر موصیہ کم از کم دو کو قرآن مجید پڑھائے ناظرہ جاننے والیاں ناظرہ اور ترجمہ جاننے والیاں ترجمہ۔ سالانہ اجتماع تک تو نائب صدر موصیات کی طرف سے رپورٹیں ملتی رہی ہیں لیکن اس کے بعد سے رپورٹیں آنی بند ہو گئی ہیں۔ جہاں جہاں تنظیم موصیات کا قیام ہو چکا ہے اور وہ جائزہ بھجوا چکی ہیں وہ ہر ماہ اپنی رپورٹ بھجوایا کریں اور جہاں ابھی تک قیام نہیں ہوا وہ تنظیم قائم کر کے انتخاب کر کے منظوری مرکز سے حاصل کریں۔ اور جلد از جلد اپنا جائزہ بھجوائیں۔ لجنات کا کام ہے کہ اس کی طرف فوری توجہ کریں۔

زعماء اعلیٰ اور ناظمین اضلاع توجہ فرمائیں

براہ مہربانی آپ اپنے حلقہ کی مجالس سے رابطہ قائم کر کے ہدایت فرمائیں کہ وہ ماہوار رپورٹ بروقت پوسٹ کیا کریں تاکہ ہر ماہ کی دس تاریخ کو یہ رپورٹ مرکز میں مل جائے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

کھیلوں کے میدان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی ایک اور شاندار کامیابی

سکول کی باسکٹ بال ٹیم نے ڈویژنل چیمپئن شپ بھی حاصل کر لی

ربوہ — سکول ہذا کی باسکٹ بال ٹیم نے ضلع میں اول پوزیشن حاصل کرنے کے بعد کل اسلامیہ کالج لائل پور کی گراؤنڈ میں ڈویژن کا فائنل میچ جیت کر ڈویژنل چیمپئن شپ بھی حاصل کر لی۔ اس مقابلہ میں چار اضلاع کی ٹیموں نے شرکت کی۔ ہمارے سکول نے دسوہہ کے سکول کو ۲۴ کے مقابلہ میں ۸۴ سکور سے شکست دے کر سیمی فائنل جیت لیا۔ محمد عمر فاروق نے ۳۷ اور شمیم پارہ نے ۲۴ سکور کر کے بہترین کھیل کا مظاہرہ کیا۔ فائنل میچ اسلامیہ ہائی سکول جناح کالونی کے ساتھ کھیلا گیا جس میں ہماری ٹیم نے ۱۲ کے مقابلہ میں ۵۶ سکور کیا۔ شمیم پارہ۔ عمر فاروق، شکیل احمد، ماجد ظہور الدین نے بہت عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے علی الترتیب ۲۱-۱۴-۹ اور ۸ سکور کیا۔

چونکہ یہ ٹیم آل پاکستان سطح پر دو ٹورنامنٹ جیت چکی ہے اس لئے اس کی اعلیٰ کارکردگی سے پوری امید ہے کہ یہ انٹر ڈویژن چیمپئن شپ بھی حاصل کرے گی انشاء اللہ۔ کراچی قومی سطح پر جونیئر نیشنل چیمپئن شپ ۲۸ فروری سے ۶ مارچ تک منعقد ہو رہی ہے۔ اس میں سرگودھا ڈویژن کی نمائندگی کرنے کے لئے یہی کھلاڑی ایک دو روز تک کراچی جا رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں کامیاب و کامران واپس لائے۔ آمین

ہمارے سکول کی کرکٹ ٹیم بھی اس وقت ڈویژن کے فائنل میں ہے اس کا مقابلہ چند روز تک ہو گا۔

(حبیب الرحمٰن ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر 5254